بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم منگل
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۷ شوال ۱۳۸۸ھ ۷ صلح ۱۳۴۸ ہش ۷ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دے

ان سے قوّتِ یقین پیدا ہوتی اور ایمان تازہ ہوتا ہے

"ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اِن نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ اس سے قوتِ یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے اور جس نے دیکھے ہیں وہ ان کو بتلاوے جو غائب ہیں تا کہ بُرائیوں سے بچیں اور تا خُدا پر تازہ ایمان پیدا کریں! ور ان نشانات کو عُمدہ براہین سے سجا سجا کر پیش کریں۔ یاد رکھو خدا کے دلائل اور براہین کو جو غور سے نہیں دیکھتے وہ اندھے ہوتے ہیں اور حق کو دیکھ نہیں سکتے۔ اور ان کے سننے کے کان نہیں ہوتے۔ یہ لوگ چارپائے بلکہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں اور خدا ان کی زندگی کا متکفل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ مومن اور متقی کی زندگی کا ذمہ وار ہے۔ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے دُور اور چوپاؤں کے مشابہ ہیں ان کی زندگی کا کفیل نہیں۔ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ کوئی آدمی ذبح ہوتے ہوئے بکروں کے سَر پر بھی بیٹھ کر روتا ہے پھر جو لوگ بکروں سے بھی گئے گزرے ہیں اُن کی زندگی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ جانوروں کی زندگی کو دیکھ لو کہ محنتیں ان سے لی جاتی ہیں اور ان کو ذبح کیا جاتا ہے۔ پس جو انسان خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیتا ہے اس کی زندگی کی ضمانت نہیں رہتی۔ چنانچہ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔ یعنی اگر تم اللہ کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے۔ یاد رکھو جو دنیا کے لئے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ یا اس سے تعلق نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

اخبار احمدیہ

○— ربوہ ۶ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

○— ربوہ ۶ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت گلا بند ہونے اور سینہ میں گھٹن کے باعث ناساز ہے۔ نیز خشک کھانسی بھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○— میرے لڑکے عزیزم مرزا محمد لقمان کا نکاح ہمراہ عزیزہ امینہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری صدر الدین صاحب مرحوم دار الصدر غربی ربوہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۲ ماہ صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲ جنوری ۶۹ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(مرزا محمد عثمان کویت حال ربوہ)

○— ربوہ ۶ صلح۔ نصرت گرلز ہائی سکول کل ۸ جنوری کو صبح ۸½ بجے کھلے گا۔ استانیات اور طالبات مطلع رہیں۔ (ہیڈ مسٹرس)

○— جامعہ احمدیہ جلسہ سالانہ کے بعد ۱۰ جنوری ۱۹۶۹ء تک بند رہے گا اور ۱۱ جنوری ۱۹۶۹ء سے باقاعدہ تعلیم و تدریس شروع ہو جائے گی۔ اساتذہ و طلباء کرام مطلع رہیں۔ اور اس روز حاضر ہو جائیں۔ طبیہ کالج بھی ۱۱ صلح کو کھلے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے قربانی میں قابلِ رشک اضافہ

محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری لاہور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک کی ابتدا میں مبلغ دس ہزار روپیہ کا گراں قدر عطیہ داخل خزانہ فرمایا تھا۔ اب آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور اپنے سابقہ عطیہ میں اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے مبلغ دس ہزار روپیہ کا مزید چیک پیش کیا ہے۔ اس طرح آپ کے کل عطیہ کی مقدار مبلغ بیس ہزار روپیہ ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اجر عظیم عطا فرماتے ہوئے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ صلح ۱۳۴۸ ہش

کلام اللہ کے الفاظ

(۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ۔ (پس کسی دھوکا میں نہ پڑو) ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس کو بھی جس کو تم دیکھتے ہو۔ اور جسے تم نہیں دیکھتے۔ (یعنی ظاہری حالات اور باطنی جذبات اس بات پر شاہد ہیں) کہ یہ (یعنی قرآن) ایک عزت والے رسول کا کلام ہے۔ اور کسی شاعر کا کلام نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ تم ایمان نہیں لاتے ہو۔ اور نہ یہ کسی پادری پنڈت کی باتیں ہیں مگر تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ یہ رب العالمین خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔ سو اس صورت میں تم سے کوئی بھی نہ ہوتا۔ جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔ اور یہ (یعنی قرآن) تو خدا سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت (اور بڑائی) کا موجب ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں اس (قرآن) کو جھٹلانے والے بھی ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کافروں کے دل میں یہ قرآن حسرت پیدا کرتا ہے اور اس کی سچائی حق الیقین کی طرح ظاہر ہے۔ پس تو اپنے بڑے رب کے نام کے ذریعے سے اس کی پاکیزگی بیان کر۔

(الحاقۃ آیت ۳۹ تا ۵۳)

ان آیات اللہ میں الفاظ

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جو قول کی صفت ہے ظاہر کرتے ہیں کہ مفہوم مع الفاظ کے اللہ تعالیٰ کا اور اس کلام کی نسبت شاعر اور کاہن دونوں کی طرف سے نہایت زور سے نفی کی گئی ہے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ سرزنش کی گئی ہے کہ اگر کوئی اپنا قول ہماری طرف منسوب کرتا تو اس کو سخت سزا دیتے۔ اس سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم لفظاً بہ لفظ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ سزا اس وجہ سے ہوتی ہے کہ پیغمبر اپنے کلام کو اللہ تعالیٰ کا کلام بیان کرے۔ اگر نعوذ باللہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے نہ ہوتے تو ایسی تنبیہ کس طرح ہو سکتی تھی۔ کیونکہ قول کے معنی تو مفہوم مع الفاظ کے ہوتے ہیں نہ صرف مفہوم کے وہ جب تک مفہوم الفاظ کے لباس میں نہ ہو اسکو قول ہی نہیں کہہ سکتے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ ۔ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ۔

(مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان ساٹھ یا ستر سے بھی کچھ زائد حصوں میں منقسم ہے۔ ان میں سے سب سے افضل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے۔ اور عام اور آسان حصہ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا ہے۔ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔

قطعات

مانے نہ مانے جانے نہ جانے
گھبرا گئے ہیں یورپ کے سیانے
تنویر وہ دن جلد آ رہا ہے
مسجد بنیں گے جب رقص خانے

بہت ہشیار ہیں وہ ذوالنتوں ہیں
بزعم خود زمانے کا ستوں ہیں
بظاہر بھیڑ آتے ہیں نظر وہ
حقیقت میں سگ دنیائے دوں ہیں

خدا پرست بہت ہیں خدا شناس نہیں
اُسے ہراس اجل ہے، اِسے ہراس نہیں
ہوا بلند پھر آوازۂ انا الموجود
خدا گمان نہیں ہے خدا قیاس نہیں

تنویر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

(قسط نمبر ۴)

(۴)

تجدیدِ دین کے اس بیان میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد مسیح و مہدی ہیں ظہورِ مہدی کے بارے میں مختلف بیانات درج کرنے کے بعد مؤلف حجج الکرامہ لکھتے ہیں :۔

"بخاطر میرسد کہ شاید بر سر
صد چہاردہم ظہور وی اتفاق
افتد۔"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۵)

جب چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلعت مجددیت و مسیحیت و مہدویت سے سرفراز فرمایا اور آپ نے اعلان فرما دیا :۔

"مَاتَتِ الْقُلُوْبُ وَكَثُرَتِ
الذُّنُوْبُ وَاشْتَدَّتِ
الْكُرُوْبُ فَعِنْدَ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ اللَّيْلَاءِ وَظُلُمَاتِ
الْهَوْجَاءِ اقْتَضٰى رُحْمُ
اللّٰهِ نُوْرَ السَّمَاءِ فَاَنَا
ذٰلِكَ النُّوْرُ وَالْمُجَدِّدُ
الْمَاْمُوْرُ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُوْرُ
وَالْمَهْدِيُّ الْمَعْهُوْدُ
وَالْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ"

(الخطبۃ الالہامیہ صفحہ ۱۷-۱۸)

کہ دل مر گئے ہیں گناہ بے شمار ہو گئے ہیں اور سخت بے چینیاں شروع ہو گئی ہیں۔ اس تاریک رات میں اور اس سخت طوفان کی تاریکیوں میں اللہ تعالیٰ کے رحم نے آسمانی نور کا تقاضا کیا پس میں وہ نور ہوں میں مجددِ مامور اور بندۂ منصور ہوں میں مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔"

یاد رہے کہ تجدیدِ دین کرنے والے یا از خود کھڑے ہوتے ہیں یا انہیں خدا خاص طور پر کھڑا کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتے ہیں اس کے فرستادہ ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ مامور مجدد ہونے کا ہے اور ساتھ ہی مہدی معہود اور مسیح موعود ہونے کا بھی۔

قرآن مجید و احادیثِ نبویہ سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں۔

(۱) امیین میں۔

(۲) آخرین میں۔

پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے مثیلِ موسیٰ بھی قرار دیا ہے فرمایا

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ
رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ
كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى
فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا

(سورہ المزمل)

نیز امتِ محمدیہ کے خلفاء کو موسوی خلفاء سے مشابہتِ تامہ دی گئی جس کا ذکر آیتِ استخلاف میں "كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" کے الفاظ میں مذکور ہے اس لحاظ سے امتِ محمدیہ میں چودھویں صدی کا امام اور مجدد مسیح موعود بھی ہے۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بروزی بعثتِ ثانیہ بھی۔ اس لئے چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہونے والے مجدد مامور کو صدیوں کے مجددین پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا مقام و مرتبہ غیر معمولی ہے اس کے آنے سے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ امتِ مسلمہ بالاتفاق مانتی ہے کہ آیتِ کریمہ

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔

میں جس آخری غلبۂ اسلام کا وعدہ ہے وہ امام مہدی اور مسیح موعود کے دور سے مختص ہے۔ مولانا سید اسمٰعیل شہید تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ بات ظاہر ہے کہ ظہور
دین کی ابتداء پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی
اور اس کی تکمیل حضرت
مہدی علیہ السلام کے ہاتھ
سے ہو گی۔"

(منصبِ امامت صفحہ ۷۶)

شیعہ صاحبان کی حدیث میں مہدیِ موعود کے بارے میں لکھا ہے :۔

يُظْهِرُ الْاِسْلَامَ
وَيُجَدِّدُ الدِّيْنَ۔

(بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۱۶۸)

کہ وہ اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب کریں گے اور دینِ حق کی تجدید فرمائیں گے اسی بناء پر امام مہدی کو خاتم الاولیاء بھی قرار دیا گیا ہے۔ صاف لکھا ہے کہ

"مراد بختم الاولیاء مہدی
است۔"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۳ و صفحہ ۳۵۹)

علاوہ ازیں سلف صالحین نے مسیح موعود کو آخری صدی کا مجدد بھی ٹھہرایا ہے لکھا ہے :۔

لَمَّا كَانَ بِاٰخِرِ
الْمِئِيْنَ اَعْظَمُ
الْمِحَنِ وَالْفِتَنِ،
خُرُوْجُ الدَّجَّالِ،
كَانَتِ الْمِنْحَةُ الْمُقَابِلَةُ
بِنُزُوْلِ عِيْسٰى اَعْظَمَ
مِنْ كُلِّ مَا جَاءَ فِي
الْمِئِيْنَ السَّابِقَةِ
لِاَنَّ الْمِنْحَةَ عَلٰى
قَدْرِ الْمِحْنَةِ فَصَحَّ
اَنْ تَكُوْنَ فِيْ مُقَابِلِهَا

(درجات مرقاۃ الصعود صفحہ ۱۸۲)

کہ چونکہ آخری صدی میں سب سے بڑا فتنہ اور سب سے بڑی مصیبت ظاہر ہونے والی تھی یعنی خروج دجّال مقدر تھا اس لئے اس کے مقابل پر انعام میں بھی مسیح موعود کی بعثت و نزول کو مقدر فرمایا جو گزشتہ صدیوں کے سب انعامات سے بڑھ کر ہے کیونکہ انعام تکلیف کے مطابق ہوا کرتا ہے پس اسی کے مقابل پر ہونا چاہیئے تھا۔ حضرت امام السیوطی نے اپنے قصیدہ میں فرمایا ہے ؎

وَاٰخِرُ الْمِئِيْنَ فِيْهَا يَاْتِيْ
عِيْسٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ذُو الْاٰيَاتِ
يُجَدِّدُ الدِّيْنَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ
وَفِي الصَّلَاةِ بَعْضُنَا قَدْ اَمَّهٗ
مُقَرِّرًا لِشَرْعِنَا وَيَحْكُمُ
بِحُكْمِنَا اَوْ فِي السَّمَاءِ يُعَلَّمُ
وَبَعْدَهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُجَدِّدٍ
وَيُرْفَعُ الْقُرْاٰنُ مِثْلُ مَا بَدَا

(حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۸)

"کہ آخری صدی میں عیسیٰ مسیح ذو الآیات بطور مجدد دین ظاہر ہوں گے وہ اس امت کے دین کی تجدید کریں گے نماز میں اُمّت کے بعض افراد ان کے آگے ہوں گے وہ ہماری شریعت کو واضح کریں گے اور اسی کے مطابق حکم دیں گے۔ آسمان سے انہیں سکھایا جائے گا ان کے بعد اور کوئی مجدد آنے والا نہیں پھر قرآن اُٹھا لیا جائے گا جیسے ظاہر ہوا تھا۔"

ایک سوال کا جواب

اس قصیدہ کے الفاظ

"وَبَعْدَهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُجَدِّدٍ"

خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کے آنیکی کیوں ضرورت نہیں؟ اس کا واضح جواب یہی ہے کہ مسیح موعود خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء ہے۔ اس کا فرضِ منصبی اظہار علی الدین ہے۔ غلبۂ اسلام کے لئے اس دورِ ثانی میں جس نظامِ آسمانی کی ضرورت ہے وہ سَو سال کے بعد مجدد آنے کا نہیں بلکہ پے در پے مسلسل نظامِ خلافت کے قیام اور اس کے ذریعہ سے مستقل تجدیدِ دین کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت سید اسمٰعیل شہیدؒ بھی تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت
مہدی علیہ السلام کی خلافت،
خلافتِ راشدہ کے افضل
انواع میں سے ہو گی یعنی
وہ خلافتِ منتظمہ محفوظہ
ہو گی۔"

(منصبِ امامت صفحہ ۸۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اپنی وفات کی خبر اور آئندہ کے نظام کی اطلاع دیتے ہوئے پوری وضاحت سے تحریر فرمایا ہے :۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم
سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ
دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا
مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں
کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو
اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ
اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے

اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ کیا ہے اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے۔"

(الوصیت صفحہ ۹-۱۰)

پس یہ وہ روحانی عظیم انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے شروع ہوا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی اہلِ سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۰-۲۰۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خاتم الخلفاء (خطبہ الہامیہ صفحہ ۶۱) اور خاتم الاولیاء ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا ہے:۔

"وَاِنِّیْ عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوَلَایَۃِ کَمَا کَانَ سَیِّدِی الْمُصْطَفٰی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّۃِ وَاِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ لَا وَلِیَّ بَعْدِیْ اِلَّا الَّذِیْ ھُوَ مِنِّیْ وَعَلٰی عَھْدِیْ۔"

(الخطبۃ الالہامیۃ صفحہ ۳۵)

کہ مجھے ولایت میں اسی طرح مقامِ خاتمیت حاصل ہے جس طرح میرے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت میں خاتمیت کا مقام حاصل ہے حضور خاتم الانبیاء ہیں اور مَیں خاتم الاولیاء ہوں اب میرے بعد کوئی ولی نہیں بجز اس کے جو میرا متبع ہو اور میرے طریق پر ہو۔"

ایک اور مقام پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت فرمائی ہے کہ عمرِ دُنیا میں سے اب آخری ہزار یعنی ہفتم ہزار شروع ہے یہ ہزار ہدایت کا ہے اور یہ مسیح موعود کا الف آخر ہے اس لئے اب کسی اور مسیح کی یا مجددؔ کی انتظار بیکار ہے اب تو جو بھی آئیں گے وہ سب مسیح موعود کے ظلّ کے طور پر آئیں گے اور یہ سارے مقامات آپ کے خلفاء کے لئے مقدر ہیں حضورؑ اپنی کتاب لیکچر لاہور میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"نوعِ انسانی کی عمر میں سے اب اس زمانہ میں چھ ہزار برس گزر چکے ہیں اور ایک ہزار برس باقی ہیں۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۵۱ - حجم صغیر)

پھر حضورؑ اپنی کتاب لیکچر سیالکوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخرالزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظلّ کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّدِ صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔"

(لیکچر سیالکوٹ طبع اوّل صفحہ ۶)

خلاصہ بیان یہ ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خلافتِ راشدہ میں ہی صدیوں والے مجدّدِ دین کا وجود مدغم ہے ان سے علیحدہ ہو کر اب کسی مجدد کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ خلافتِ راشدہ تا قیامت جاری رہیگی اور تجدیدِ دین کے فریضہ کو سرانجام دیتی رہے گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت زندہ اور دائمی نبوت ہے۔ اسی کے فیوض سے دورِ اوّل کی خلافتِ راشدہ قائم ہوئی اور اسی کی برکات سے مسیح موعودؑ و امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا اور دورِ ثانی کی خلافتِ راشدہ قائم ہوئی جو تا قیامت جاری رہے گی۔ خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین لازم وملزوم ہیں اس لئے اس طرح سے تجدیدِ دین کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

معزز سامعین کرام! اس وقت تک مَیں نے عنوان تقریر "خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین" کے ہر دو حصوں کی وضاحت کی ہے۔ خلافتِ راشدہ کی حقیقت کو بیان کیا اور تجدیدِ دین انفرادی اور اجتماعی ہر دو قسم کی وضاحت کی ہے نیز بتایا ہے کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق اسلام کے دورِ آخر میں کیا صورت مقدر رہے۔

(باقی)

تبصرہ

تصدیق المسیح والمہدی (سندھی)

مؤلفہ

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ

یہ کتاب نظارت اصلاح وارشاد کے زیرِ اہتمام سندھی زبان میں شائع کی گئی ہے۔ اس کے مؤلف مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ اس میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور احمدیت کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہے۔ اور قولہ۔اقول کے رنگ میں سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب عین ضرورت کے مطابق شائع کی گئی ہے۔ کتاب دلائل اور موزوں حوالوں سے مزیّن ہے۔

دیباچہ اور فہرست کے علاوہ ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ جلد نہایت خوبصورت ہے کاغذ سفید اور پرنٹنگ نہایت عمدہ ہے۔ قیمت اڑھائی روپے فی نسخہ۔

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ ہال گاڑی کھاتہ حیدر آباد

معلمین وقفِ جدید کی تقرری کے سلسلے میں ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

معلمین کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر معلمین کی نئی تقرریوں پر غور کیا جائے گا۔ ایسی تمام جماعتیں جو اپنے ہاں وقفِ جدید کا مرکز قائم کرنا چاہتی ہوں وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنے کوائف سے مطلع کریں ورنہ سال کے دوران میں ایسی درخواستوں پر غور کرنا مشکل ہوگا۔

(۱) وقفِ زمین:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق جو دیہات دس ایکڑ یا زائد زمین وقف کریں ان کا حق بہرحال مقدم سمجھا جائے گا۔ اس میں ایسی زمین شمار نہیں ہوگی جو بنجر اور بے کار ہو۔

(۲) عارضی مراکز:۔ اگر زمین وقف نہ ہو سکے تو جو دیہات سالانہ چندہ وقفِ جدید کے علاوہ قیام مراکز کے سلسلہ میں اوسطاً دس ایکڑ زمین کی آمد کے لگ بھگ دینے کا وعدہ کریں۔ ان کے ہاں بھی اس وقت تک کے لئے عارضی مرکز کھولا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ یہ سالانہ رقم ادا کرتے رہیں۔

(۳) ایسی جماعتیں جو نامساعد حالات کی بناء پر مرکز کے قیام کے لئے کچھ بھی ادا نہ کر سکیں مگر تربیت یا ارشاد کے لحاظ سے غیر معمولی توجہ کی مستحق ہوں ان کو بھی حسبِ توفیق مدِنظر رکھا جائے گا۔

(۴) ایسی جماعتیں جو نئی قائم ہوئی ہوں اور احمدیت کے رنگ میں صحیح تربیت کی محتاج ہوں وہاں بھی ابتدائی عرصہ کے لئے مرکز کھولا جا سکتا ہے پس ان امور کو مدِنظر رکھتے ہوئے امراء صاحبان اپنے مطالبات ارسال فرمائیں۔

درخواستِ دعا

خاکسار نے اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے اپنا کنسلٹنگ کا کام شروع کیا ہے احباب دعا فرما دیں کہ مولا کریم اپنے فضل ورحم کے ساتھ مجھے زیادہ سے زیادہ دین اور دنیا کی خدمت کی توفیق عطا فرما دے۔ انجنیئر عبد المنان خلیفہ

نمبر ۱۳۸ شاہراہِ شامی۔ لاہور چھاؤنی فون نمبر ۱۰۰۱۷

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کی مختصر روداد

۲۶ر دسمبر ۱۹۶۸ء

اجلاس اوّل

۲۶ر دسمبر کو جلسہ سالانہ کا آغاز پونے دس بجے صبح تلاوت قرآن پاک کے ساتھ مردانہ جلسہ گاہ سے ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

سوا دس بجے خواتین کے جلسہ کے پروگرام کا آغاز ہوا تلاوت قرآن امتیاز بیگم صاحبہ نے کی اور نظم مبارکہ انجم صاحبہ نے پڑھی۔

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ ایم۔اے نے "سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کی سیرت طیبہ کے نمایاں پہلو خدا تعالےٰ اور اس کی مخلوق سے محبت تھے۔ خدا تعالیٰ پر کامل توکل و اعتقاد تھا۔ غریبوں کا علاج مفت فرماتے بلکہ اکثر اوقات ان کی پرہیزی غذا کا بندوبست بھی اپنی گرہ سے فرماتے۔ کسی دنیادار کے سامنے جھکنا نہ جانتے تھے لیکن اللہ تعالےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت رکھتے تھے ہجرت کر کے قادیان ہی میں آ بسے اور تمام دنیاوی آسائشوں کو ٹھکرا کر اپنی جان و مال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کر دئے۔ آپ کے ذریعہ سے نظام خلافت قائم ہوا۔ آپ کی پوری زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے لئے جاں نثاری کا اعلیٰ نمونہ تھی۔

محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کی تقریر کے بعد محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم اے نے "تعلق باللہ" کے عنوان پر اپنی تقریر شروع کی آپ نے بتایا کہ خدائے قدوس سے ایسا تعلق ہونا چاہیئے۔ کہ اگر انسان کو خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کے حکم کے مطابق آگ میں بھی کودنا پڑے تو اس پر گراں نہ ہو بلکہ عین راحت ہو اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مشروط کر دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۶۳ سالہ زندگی میں ایک لمحہ بھی ایسا نہ آیا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت کا ثبوت نہ دیا ہو یا آپ کے پائے ثبات میں لغزش آئی ہو۔ آپ کے اسوۂ حسنہ کا نمایاں ترین پہلو اللہ تعالےٰ سے زندہ و پائندہ تعلق تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ کی مخلوق سے محبت بھی خدا کی رضا طلب کرنے کا ایک ذریعہ ہے آپ کے خلفاء اور صحابہ بھی عشق الٰہی کے رنگ میں رنگین تھے۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بھی عشق الٰہی کا بے نظیر نمونہ پیش کیا حضرت مسیح موعودؑ کا اللہ تعالےٰ سے ایک زندہ تعلق تھا جس کے دشمن بھی گواہ ہیں آپ نے خدائے رحیم و کریم سے بے پناہ محبت کی اور اسی کو ہر مشکل میں پکارا حضرت مسیح موعودؑ کا اللہ تعالےٰ سے زندہ اور پختہ تعلق ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک خدا تعالےٰ کی محبت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

سوا گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات کو خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ احزاب کی مندرجہ ذیل آیات آپ نے تلاوت فرمائیں۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝

یعنی اے نبی کہدو اپنی بیویوں سے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اسکی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں فائدہ دوں اور نہایت اچھی طرح رخصت کر دوں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم کو ہم مردوں اور عورتوں کے لئے اسوۂ حسنہ بنایا ہے اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ازواج مطہرات کو کہلوایا کہ اگر تم دنیادی آسائش اور زیب و زینت کو پسند کرتی ہو تو آؤ میں دنیاوی مال دے کر نہایت عزت سے رخصت کر دوں گویا اللہ تعالےٰ نے نیک مردوں اور عورتوں کے نباہ کی صورت یہی مقرر فرمائی ہے کہ نیک مرد نیک عورت کے ساتھ رہے اور اگر صورت برعکس ہو تو علیحدگی ہی بہتر ہوگی۔ عورت کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ دنیادار مرد سے کہے کہ میرا گذارہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ تم مومن مرد کی سی صفات پیدا کرو اور مرد بھی مومنہ عورت کے ساتھ اپنی زندگی گذارے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ تحریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْکَارًا ۝

حضور نے اس آیت میں بیان کردہ چھ صفات کو تفصیلاً بیان فرمایا اور بعد ازاں قرون اولیٰ کی خواتین کی عظیم قربانیاں کو بطور مثال پیش فرمایا۔ اور پھر فرمایا کہ اے احمدی خواتین اگر تم نے بھی صحیح معنوں میں مومنہ، قانتہ، تائبہ عابدہ اور صالحہ بننا ہے تو صحیح معنوں میں اسلام اور احمدیت کے لئے قربانیاں پیش کرنے کو تیار ہو جائیں اسلام کے معنے پورے طور پر اپنی گردن کو خدا کے سامنے پیش کر دینے اور قرآنی احکامات کی مکمل پیروی کرنا ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم خدا کے فیوض کو حاصل کریں۔ اپنی زندگیوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں ڈھالکر اور محبت کے تمام لوازم کے ساتھ خدا اور اسکے رسول سے محبت کریں۔ آج دنیا تباہی کے کنارہ پر کھڑی ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے نیک بندوں کو تباہی کے جہنم سے بچانے کا ان دنوں میں خصوصاً دعا کریں کہ اے خدا ہمارا اصل رشتہ تیرے ساتھ ہے۔ گو کچھ رشتے تو نے اس دنیا میں بھی قائم کئے ہیں۔ اے خدا جب تک یہ رشتے تیرے حکم اور رضا کے مطابق ہوں ہم ان کو نباہیں گے مگر جب یہ رشتے تجھ سے دور لے جانے والے ہوں تو پھر ہم ہر صورت میں تجھے ہی ترجیح دیں گے کیونکہ ہم صرف تجھ سے ہی پیار کرتے ہیں۔

دعا کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے گئے۔

۲۶ر دسمبر

اجلاس دوم

۲ بجے بعد دوپہر مردانہ جلسہ گاہ سے رابطہ قائم کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی تقریر بعنوان "خلافت راشدہ اور تجدید دین" سنی گئی بعد ازاں محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے (احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ) کے موضوع پر تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد خواتین کا اپنا پروگرام محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ کی تقریر سے شروع ہوا۔ آپ نے "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا۔ قبل از بعثت اور بعد از بعثت آپ کی زندگی کا ہر پہلو اپنوں اور بیگانوں کے لئے قابل رشک اور قابل تقلید تھا۔ آپ بچپن ہی میں صدیق و امین کے لقب سے مشہور ہوئے آپ کی زندگی کا وہ پہلو جو دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ تھا۔ یعنی رات کے وقت عبادت کرنا۔ وہ بھی قابل صد رشک تھا۔ رات کی خاموشی میں تمام تر خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جانے کے نتیجہ میں دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کا مقام ارفع آپ کو حاصل ہوا آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ درکار ہو تو ادعیۃ الرسول کو ملاحظہ فرمایئے۔ ہر ایک موقع کے لئے آپ نے دعا کی اور ہے۔ آپ کی دعاؤں کا نقطہ مرکزی اللہ تعالیٰ کی ذات تھی۔ آپ کی دعاؤں سے فلسفہ اور نفسیات کا ماہر بہت کچھ اخذ کر سکتا ہے آپ کی قوت قدسیہ اتنی زبردست تھی کہ قیامت تک تزکیہ نفس اور تطہیر قلب کا باعث بن سکتی ہے (باقی)

درخواست دعا

محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ پہلے امیدوار پٹواری لگے ہوئے تھے آپ مستقل ملازمت کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے محترم چوہدری صاحب موصوف کی ملازمت کے جلد سے جلد سامان پیدا کرے اور انہیں ہر قسم کی مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ (شہزادہ فرازالدین مبشر ٹوبہ ٹیک سنگھ — حال ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۱۰

میں مبارک احمد طاہر ولد مولانا محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- مبارک احمد طاہر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ۔

گواہ شد:- محمد منور مبلغ مشرقی افریقہ فیکٹری ایریا ربوہ۔

گواہ شد غلام باری سیف ۹/۱۰/۶۸

مسل نمبر ۱۹۲۱۱

میں لال دین ولد دین محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ قلعی گر عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- لال دین محلہ دارالرحمت وسطی مکان ۱۹/۱۹ ربوہ

گواہ شد:- عبد الکریم سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد محمد اسلم ایاز- ربوہ

مسل نمبر ۱۹۲۱۲

میں حسن محمد ولد بھولا صاحب قوم کھوکھر پیشہ دکانداری عمر ۲۴ سال بیعت مارچ ۱۹۴۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان واقع دارالیمن ربوہ مالیتی ۲۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲۰/- روپے

العبد:- حسن محمد محلہ دارالیمن ربوہ

گواہ شد:- محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ

گواہ شد:- سردار محمد خوشنویس سیکرٹری اصلاح و ارشاد دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۱۳

میں امۃ الحنان رحمت زوجہ خواجہ صفی الدین قمر قوم کشمیری نائیک پیشہ خانہ داری عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۴ تولے ۹ ماشے ۲ رتی مالیتی ۹۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/- روپیہ

الامۃ:- امۃ الحنان رحمت اہلیہ خواجہ صفی الدین صاحب قمر دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:- خواجہ صفی الدین قمر خاوند موصیہ انسپکٹر بیت المال۔

گواہ شد ڈاکٹر قمر الدین فاضل ربوہ

مسل نمبر ۱۹۲۱۴

میں محمد اسمٰعیل ولد خلیل احمد صاحب قوم چغتائی پیشہ ریڑیائی عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ ڈلاہی سرفہ سمرا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

بھیڑیں ۸ عدد مالیتی ۴۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/-

العبد:- محمد اسمٰعیل بقلم خود چاہ ڈلاہی موضع سمرا تحصیل لودھراں ضلع ملتان

گواہ شد:- بشیر احمد بقلم خود مرمی ۱۹۰۲۴

گواہ شد:- قادر بخش خان کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۱۵

میں محب الرحمٰن ولد چوہدری محمد عثمان خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ ج ب حسیانہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۰-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

چار ایکڑ اراضی واقع چک ۳۵ ج ب اور چک ۳۴ ج ب ضلع لائلپور مالیتی ۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط ۵۰-۳ روپے

العبد:- محب الرحمٰن ولد چوہدری محمد عثمان خان صاحب چک ۳۵ ج ب حسیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور ــــ گواہ شد:- محمد صادق ولد حاجی نور خان صاحب چک ۳۵ ج ب حسیانہ

گواہ شد:- برکت علی خان پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۳۵ ج ب حسیانہ ضلع لائلپور

مسل نمبر ۱۹۲۱۶

میں خان محمد ولد مہر دین صاحب قوم ڈھلو پیشہ زراعت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کلسیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۹-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ بھینس تین عدد مالیتی اندازاً ۱۵۰۰/- روپے

۲۔ بیل تین عدد ۱۵۰۰/- "

۳۔ دو عدد کٹیاں ۵۰۰/- "

۴۔ نقد ۵۰۰/- "

کل جائداد ۴۰۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ــــ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲/-

العبد:- خان محمد ڈھلو ولد مہر دین صاحب ساکن کلسیاں۔ گواہ شد: محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلسیاں۔ گواہ شد:- محمد ایوب سیکرٹری مال کلسیاں

فہرست

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی

حلقہ صدر

محمد ریاض حسینی صاحب	۵/-
امۃ الرشید غنی صاحبہ	۲۰/-
نذیر احمد شاد صاحب	۱۰/-
حمیدہ نذیر صاحبہ	۱۲/-

حلقہ عزیز آباد

محمد اشرف صاحب مؤذن	۵/-
ناصر احمد ملک صاحب	۲۵/-
عبیداللہ خان صاحب	۱۰/-
چوہدری عبدالحلیم صاحب	۵/-
چوہدری عبدالحفیظ صاحب	۲۵/-
مرزا نصیر احمد صاحب	۵/-
حاجی عبدالکریم صاحب	۲۰۰/-
معزز رشیدہ سلطانہ صاحبہ	
اہلیہ حاجی عبدالکریم صاحب	۵۱/-
پیر محمد افضل صاحب	۲۰/-
ملک بشیر احمد صاحب	۲۰/-
حافظ عبدالغفور صاحب	۱۱۰/-
بیگم ایم اے ناصر صاحب	۱۰/-
ثریا سلطانہ صاحبہ	۵/-
مبارکہ بیگم صاحبہ	۵/-
زینب بیگم صاحبہ	۱۳/-
امۃ الوحید صاحبہ	۵/-
سیدہ انعام الٰہی خاتون صاحبہ	۱۰۰/-
کشور منیر صاحبہ اہلیہ چوہدری برکت علی صاحب	۲۰/-

حلقہ لارنس روڈ

مولوی عبدالمجید صاحب	۱۰۰۰/-
حمیدہ الف صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالمجید صاحب	۵۰/-
عبدالوحید خالد صاحب	۱۲/-
شکیل احمد صاحب	۹۰/-
مبارک احمد صاحب ابن حاجی رشید احمد صاحب مرحوم	۱۵/-
فرخ نصرہ صاحبہ	۳/-

حلقہ لانڈھی

علی محمد جلال الدین صاحب	۱۰۲/-
چوہدری عبدالرشید صاحب (مع اہل و عیال)	۲۰/-
سعید احمد قریشی صاحب	۱۰/-
سعیدہ صادقہ صاحبہ	۵/-

حلقہ لیاقت آباد

نسیمہ فردوس صاحبہ (اہلیہ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب)	۱۵/-
نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر الدین عباسی صاحب	۱۵/-

شمشاد احمد صاحب	۲۴/-
عطاء اللہ قریشی صاحب	۲۰/-
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عطاء اللہ صاحب	۱۵/-
چوہدری غلام رسول صاحب	۲۰/-
چوہدری صادق احمد صاحب	۱۰/-
عبدالکریم عباسی صاحب	۱۰۱/-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالکریم عباسی صاحب	۲۵/-
شیخ خادم حسین صاحب	۲۵/-
محمد ظفر اللہ بٹ صاحب	۱۹۱/-
بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ نصر اللہ بٹ صاحب	۵۰/-
شمشاد بیگم صاحبہ	۱۰/-
منیرہ بیگم صاحبہ	۱۰/-
محفوظن بیگم صاحبہ	۵/-
اکبری بیگم صاحبہ مرحومہ	۱۰/-
لعل محمد صاحب	۱۰/-
رشید احمد صاحب خطیب	۱۵/-
منصور احمد صاحب لکھنوی	۵۰/-
عبدالسلام ڈرائیور صاحب	۱۰۰/-
شیخ محمد احمد صاحب	۳۰/-
عابد حسین صاحب	۱۰۲۵/-
نصیر احمد صاحب ہال	۵۰/-
ملک مختار احمد صاحب	۱۰/-

حلقہ لی مارکیٹ

اہلیہ ملک عبدالرحمٰن صاحب	۲۰/-
کرم الدین صاحب شپیارڈ	۱۰۰/-
ظفر کریم کارپوریشن	۲۰۱۶/-
رشید احمد صاحب صابر	۳۰/-

حلقہ مارٹن روڈ

خورشید شریف صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب	۱۰/-
عبدالرحیم مدہوش صاحب رحمانی	۳۰۰/-
آفتاب احمد بسمل صاحب	۲۰۰/-
سلمہ آفتاب بسمل صاحبہ	۲۵/-
چوہدری رشید احمد صاحب	۵۰۰/-
نسیم حفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری رشید احمد صاحب	۵/-
نعیم احمد صاحب	۱۰/-
فہمیدہ اختر صاحبہ	۱۰/-
حمیدہ اختر صاحبہ	۵/-
محمودہ بیگم صاحبہ	۳۰۰/-
رشید احمد قمر صاحب	۱۰۰/-
مشتاق احمد خالد صاحب	۳۶/-

نعمت اللہ عباسی صاحب	۱۰/-
محمد اسحٰق صاحب گلاس ایکسپرٹ	۱۰۰/-
سیدہ ناصرہ احمد زیدی صاحبہ	۲۰۰/-
محمد رفیق احمد صاحب (ج ہ)	۲۶۸/-
ملک وحید احمد صاحب	۷/-
ملک مجید احمد صاحب	۱۰/-
نجمہ ملک، نعیمہ ملک، نصیر احمد	۱۵/-

حلقہ ماری پور

عبدالمالک صاحب	۷۵/-
صادقہ عفت بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	۱۰/-

حلقہ مالیر کینٹ

کرنل مرزا محمد شفیع صاحب	۲۵۰۰/-
شریف احمد صاحب سٹینو	۷۰/-
امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ شریف احمد صاحب (اسٹینو)	۱۰/-

حلقہ محمد علی سوسائٹی

چوہدری زبیر احمد صاحب	۳۰۰/-
حبیب اللہ بٹ صاحب	۲۰/-
محمودہ بٹ صاحبہ اہلیہ حبیب اللہ بٹ صاحب	۱۰۰/-
طاہرہ بٹ صاحبہ ہمشیرہ	۲۰/-
رحمت اللہ بٹ صاحب مرحوم	۱۰۰/-
صادقہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ کرامت صاحب	۵۰/-
امۃ الحق صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالماجد صاحب	۲۰۰/-

(باقی)

اپھارہ

شغل اور بسیم سے ہونے والا جانوروں کا مہلک اپھارہ
اکسیر اپھارہ کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں ختم ہو جاتا ہے۔
قیمت فی پیکٹ ۱ روپیہ اور درجن پر ۲۲ فیصد کمیشن
۲ درجن پیکٹ منگوانے پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی،
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

مرغی خانہ

کھولنے والے حضرات اعلیٰ نسل کے
چوزے
حاصل کریں،

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے ایک روزہ چوزے اور بٹھانے والے انڈے آرڈر پر مل سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں کے چوزے اور انڈے بے مثال صحت مند و توانا ہست ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹی شدہ ہیں۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔

ریٹ ایک روزہ چوزے ۱۵۰ روپے سیکڑہ (۳ فیصد زائد) ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ روپے سیکڑہ (۳ فیصد زائد) بٹھانے والے انڈے زائد ۶ روپے درجن
ایک روزہ چوزے حاصل کرنے کے لئے آرڈر جلد بک کروائیں اور مشورہ مفت حاصل کریں۔ (منیجر خلیل پولٹری فارم نزد تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ترسیل زر اور
انتظامی امور
سے متعلق
منیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں،

اعلان نکاح

عزیزم منصور آفتاب احمد ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حال سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزہ طلعت سعید صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۸ فتح / دسمبر ۱۹۶۹ء کو دفتر نظارت اصلاح و ارشاد میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے اور اس سے نیک ثمرات پیدا ہوں۔

(فیض احمد ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

میرے بڑے بہنوئی مکرم محمد عظیم صاحب آف تونیکی ضلع گوجرانوالہ ۲۱/۱۲ کو کراچی میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے اور بڑے مخلص اور دیندار تھے۔ جماعت تونیکی کے پریذیڈنٹ بھی رہے اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ مرحوم کا جنازہ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت خود پڑھایا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز مرحوم کے پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ (فاتح مبارک احمد شاہد۔ سابق مبلغ مغربی افریقہ)

حج دُنیا پر یہ آشکار کرتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دَوڑ رہا ہے

اور یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ حج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے حج بیت اللہ کا ذکر فرمایا ہے جو ایک اہم اسلامی عبادت ہے، اور جس کے مطابق ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا، ایک دوسرے کے رسم و رواج ایک دوسرے کی زبان اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلاف زبان، اختلاف عقائد، اختلاف رنگ و نسل، اختلاف خیالات، اور اختلاف آب و ہوا کے ہم اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کے لئے تیار ہیں اسطرح مسلمانوں نے اپنے عمل سے ظاہری حج کے علاوہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور جب تک مسلمانوں میں یہ رُوح قائم رہے گی کسی دشمن کی یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف مونہہ کرے یا مسلمانوں کی یک جہتی کو توڑ سکے۔ کیونکہ جب تک خانہ کعبہ رہے گا مسلمانوں کی یک جہتی بھی قائم رہے گی ان کی آنکھوں کے سامنے نہ صرف یہ نظارہ ہوتا ہے کہ دُنیا کے کِن کِن کونوں میں خدا تعالےٰ نے اسلام کو پھیلا دیا بلکہ وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک بے آب و گیاہ جنگل سے بلند ہونے والی وہ آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سنتے تھے۔ اور آواز دینے والے کو ہر قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بناتے تھے۔ آج دُنیا کے کونوں کونوں تک پہنچ کر لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث بن رہا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھتے اور اپنے ایمانوں میں ایک تازگی اور لطافت محسوس کرتے ہیں کہ کہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو گونجی اور گونجتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ دُور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی اور وہ مکہ جہاں رہنے والوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ اور جنہیں اس سرزمین میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کہنے کی اجازت تک نہیں تھی آج اسی مکہ مکرمہ میں ہر ایک کی زبان پر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

جاری ہے اور وہ

لبیک اللّٰھم لک لبیک
لاشریک لک لبیک

کہتے جا رہے ہیں۔ گویا اس وقت خدا تعالےٰ اُن کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اُس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ تیرا کوئی شریک نہیں صرف تُو ہی اس امر کا مستحق ہے کہ بندوں کو آواز دے اور اے خدا تیرے بلانے پر ہم تیرے حضور حاضر ہیں۔ پس مکہ مکرمہ وہ مقام ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان صرف اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی عبادت کریں۔ اور دُنیا کے سامنے اس بات کی شہادت پیش کریں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے اور آپ کے خادم اب بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے دُنیا میں موجود ہیں۔ گویا حج دُنیا کو یہ پیغام پہنچاتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دوڑ رہا ہے۔ اب بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے لوگ اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہیں اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے جو انہیں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزور ہی سہی لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اب بھی دُنیا میں موجود ہیں اور اب بھی مسلمانوں کی قومی زندگی کی رگ پھڑک رہی ہے"۔

(تفسیر کبیر)

زائرین قادیان کا پاکستانی قافلہ سرحد عبور کر گیا

مورخہ ۲۹/۱ کو زائرین قادیان کا پاکستانی قافلہ جو ۶۷ زائرین پر مشتمل تھا۔ ربوہ سے ۹ بجے صبح عازم قادیان ہوا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جملہ افرادِ قافلہ کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔

یہ قافلہ دو بسوں کے ذریعہ ۲ بجے گنڈا سنگھ بارڈر پر پہنچا۔ جہاں کہ قافلہ کے لئے کھانے اور چائے کا انتظام تھا۔

قافلہ نے ساڑھے پانچ بجے پاکستانی بارڈر عبور کیا۔ اور ساڑھے چھ بجے فیروزپور سے بذریعہ ریلوے ٹرین جائے گا۔ اور جالندھر اور امرتسر سے ہوتا ہوا ۳۰/۱۲/۶۹ء صبح چھ بجے قادیان پہنچے گا۔

اللہ تعالےٰ انہیں خیریت سے لے جائے اور خیریت سے رکھے اور خیریت سے واپس لائے واپسی انشاء اللہ ۱۰ جنوری کو ہوگی۔

(مختار احمد ہاشمی)

مجالس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا انتظار ہے

ماہ فتح (دسمبر) ختم ہو چکا ہے اور مرکز منتظر ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ اس مہینہ کی رپورٹ جلد بھجوا دیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی مجلس کے لئے بھی رپورٹ بھجوانا ضروری ہے۔ اس لئے اگر آپ کی مجلس نے اب تک رپورٹ نہیں بھجوائی تو اب جلد از جلد بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا کے مخلص کارکن مکرم علیم الدین صاحب ابن محترم منشی محمد الدین صاحب ایک لمبا عرصہ سے بہت بیمار چلے آتے ہیں اور مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

شکریہ احباب و درخواستِ دُعا

میرے برادرِ اصغر ملک نصر اللہ خان صاحب مرحوم چیف اکاؤنٹنٹ کمالکس انجینئرنگ کمپنی گوجرانوالہ کی وفات پر بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط اور بعض نے گھر پر تشریف لاکر خاکسار سے اور خاکسار کے دیگر عزیزوں سے تعزیت فرماکر مومنانہ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ناسازی طبع کے باوجود نماز جنازہ پڑھائی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اکثر افراد اور ربوہ کے دیگر کثیر التعداد مقامی احباب نے نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت فرمائی۔

میں سب احباب کا اپنی طرف سے اور اپنے جملہ اعزہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ملک غلام نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۔ ڈسکہ)

ضروری اِعلان

امسال جو دوست حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہوں۔ وہ اپنے نام اور پروگرام سے نظارت اصلاح و ارشاد کو مطلع فرمائیں۔ نیز یہ کہ سفر بذریعہ ہوائی جہاز کریں گے یا بذریعہ بحری جہاز

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ربوہ ۲ دسمبر ایل ۵۲۵۴